B.A Hons
Paper I

پروین اعتصامی

گذشتہ ۸۶ سال کے حدود میں جن ایرانی خواتین نے شاعری کے میدان میں قدم رکھا ہے اُن میں سب سے اہم اور عالی مقام شاعرہ پروین اعتصامی ہیں۔ یہ ۱۲۸۵ھ / ۱۹۰۷ء میں تبریز میں پیدا ہوئی۔ ان کے اعتصام الملک مرزا یوسف خان ایران کے نامی گرامی فضلاء میں شمار کئے جاتے تھے۔ پروین ایام طفلی میں ہی والد کے ساتھ تہران آگئی اور وہیں ابتدائی اپنے والد سے اور بعد میں کچھ دوسرے اُستادوں سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ عربی اور فارسی میں جب انہیں کچھ مہارت ہوگئی تو اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۹۲۴ء میں AMERICAN HIGH SCHOOL FOR GIRLS میں داخل کر دی گئی۔ وہاں سے فراغت کے بعد ۱۲۱۳ھ / ۱۹۳۴ء میں انکی شادی قریب کے ایک رشتہ دار سے ہوگی۔ لیکن ان کا یہ رشتہ ازدواج زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکا اور تقریباً ۹ ماہ بعد اپنے شوہر سے الگ ہوگیئی۔

پروین ۱۳۲۰ھ / ۱۹۴۱ء میں ٹائیفائڈ میں مبتلا ہوئی اور تقریباً بارہ دنوں بعد انتقال کرگئی اور قم میں دفن ہوئیں۔

پروین کا کہنا ہے کہ انسان ایک مجسمہ اخلاق ہے جو دوسروں کی صفت، پاکباز، شریف اور خدمت گزار ہے، ان کا پیغام امید، آرزو، تحمل، کسب کمال و نیز نیکی اور بہت وغیرہ ہے۔ پروین کی اکثر مثنویاں اور قطعات سوال جواب اور مناظرہ کی صورت میں ہیں۔ پروین کی نظموں میں دو آدمی آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ اور کبھی حیوان جیسے مرغ و ماہی مور و مار اور کبھی جمادات و نباتات بھی مناظرہ پر اُتر آتے ہیں۔ مثلاً خاک و باد، ابر و باران، "دام و دانہ" اور چشم و مژگان" وغیرہ۔ پروین نے اپنے حسن تخیل اور لطافت بیان سے مکالموں کی صورت دے کر تلخ نصیحتوں کو شیریں بنادیا ہے۔ اسی کے مخاطبین نوجوان مرد و عورت اور بچے ہیں اسی لئے ان کی نصیحت کا یہ انداز دلچسپ اور مفید ہے۔ پروین اعتصامی کی شاعری اخلاقی مضامین کی حامل ہے جو تصوف کا رنگ لئے ہوئی ہے۔ پروین کی شاعری کی ایک اہم خصوصیت، جس کا اظہار مختلف شکلوں میں ہوتا ہے۔ غریبوں ناداروں کی حالت کا احساس ہے "پروین نادار دوراندیش" ہیں۔ وہ اپنے سینے میں ایک دردمند دل رکھتی ہیں۔ یتیموں اور ناداروں کے ساتھ انہیں اپنی بہنوں سے بھی سچی ہمدردی ہے۔

پروین کی نظموں میں سماجی اور معاشرتی ظلم و ستم پر بھی تنقید ملتا ہے۔ انہوں نے اپنی نظم "گنج ایمنی" میں ایک بچے کا ذکر کیا ہے جو سر پر پھولوں کا تاج رکھ کر اپنا مقابلہ شاہوں سے کرتا ہے۔ "ای گربہ" پروین اعتصامی کی ایک معرکۃ الآرا جذباتی نظم ہے۔ یہ نظم ہیئت اور موضوع کے اعتبار سے جدید رجحانات کی حامل ہے فارسی شاعری میں محبت کا تصور کوئی نیا نہیں ہے۔ لیکن ایسی مثالیں کم ہی ہوں گی جہاں پروین کی طرح کسی جانور کے ساتھ جذباتی لگاؤ کا اظہار کیا گیا ہو۔

پروین اعتصامی نے اپنی نظموں میں زیادہ تر حکایات اور مناظرے کا طرز برتا ہے
یوں تو یہ مناظرے ہمیں دقیانوسی عہد کی یاد دلاتا ہے جب کلیلہ و دمنہ اور حکایات لقمان
کا رواج تھا۔ لیکن اب چونکہ انسانی فکر ارتقا پا چکی ہے اس لئے حیوانات اور جمادات
کی گفتگو کا یہ انداز عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن عصر حاضر کا ہر شخص جو اپنے آپ
کو دانا اور جہاندیدہ سمجھتا ہے اس کو براہ راست نصیحت کے اسباق پڑھنا اتنا دور
رس نتیجہ پیدا نہ کرتا۔

پروین نے حسن تخیل اور لطافت بیان سے مکالمہ کی صورت دے کر
تلخ نصیحتوں کو شیریں بنا دیا ہے اس کے مخاطبین نوجوان مرد عورتیں اور بچے بھی
اس لئے نصیحت کا یہ انداز دلچسپ اور مفید ہے۔ اظہار بیان کی یہ خصوصیت
پروین اعتصامی کے کلام کو چمکا دیتی ہے۔